''قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ سوانح و افکار''

برصغیر کی سیاسیات پر نظر رکھنے والے بخوبی آگاہ ہیں کہ مجلس احرار اسلام کے قائدین نے انگریزوں سے آزادی کی دیوانہ وار جنگ لڑی اور یہ جنگ ان عظیم سپوتوں نے روایتی ہتھیاروں کے بجائے اپنے کاٹ دار زور بیان، شعلہ آفریں تقریروں اور آتش بیانیوں کے اسلحہ سے لڑی اور جب پورا برصغیر ان آتش بجانوں کی شعلہ نوائیوں سے بھڑک اٹھا تو برطانوی شاطروں کے فلک بوس محلات بھی ان کی آگ سے محفوظ نہ رہ سکے اور آخر کار قزاقان فرنگ کو یہ دھرتی چھوڑ کر جانا پڑا۔

زعماء احرار صرف آتش نفس خطیب ہی نہ تھے بلکہ مجلس احرار کی صف اوّل میں سیاسی مدبّر، دینی سکالر، شاعر، ادیب اور دانشور بھی موجود تھے۔ جنہوں نے ہر طبقہ فکر کو فکر احرار سے متاثر کیا اور اپنا مؤید بنایا۔ خطیب پاکستان حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ انہی بزرگوں کے تربیت یافتہ تھے۔ انہوں نے دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ خطابت کا فن بھی اکابر احرار خصوصاً مجددّ خطابت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے ہی اخذ و کشید کیا تھا۔ حضرت قاضی صاحب قیام پاکستان سے قبل احرار کے سٹیج سے انگریز اور انگریزی نبوت کے خلاف عرصۂ جہاد میں مصروف رہے اور پاکستان بن جانے کے بعد ان کی تمام تر توانائیاں عقیدۂ ختم نبوت کے فروغ و دفاع اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے سدّباب کے لئے صرف ہوئیں۔

حضرت قاضی صاحب زبان آور تھے۔ ان کی خطابت کا ڈنکا ہندوستان کے طول و عرض میں گونجتا رہا۔ قیام ملک کے بعد اسی سحر آفرینی کی بدولت آپ ''خطیب پاکستان'' کہلائے اور آپ نے خطابت کی اس نعمت غیر مترقبہ سے منکرین ختم نبوت کے لئے گرز باطل شکن کا کام لیا۔ جس کا منطقی نتیجہ ۷، ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانی گروہ کو غیر مسلم قرار دینے کی صورت میں انجام پذیر ہوا۔ اور یوں قاضی صاحب اپنے پیشرو قائدین احرار سمیت سرخرو اور سرفراز ہوئے۔

قاضی احسان احمد صاحب کی تاریخی خدمات کو قلم بند کرنے کی پہلی سعادت ان کے داماد اور قانون دان جناب قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ کے حصے میں آئی۔ بعد ازاں جناب انیس جیلانی ''قاضی جی'' اور اب اس سلسلے کی تیسری کڑی زیر تبصرہ کتاب ''قاضی احسان احمد شجاع آبادی سوانح و افکار ہے'' جس کے مرتب برادر مکرم جناب مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ہیں۔ مولانا نے قاضی صاحب پر لکھے جانے والے سوانحی مضامین، قاضی صاحب کے اپنے قلم سے نکلے ہوئے مضامین، خطبات اور مکتوبات نیز اخبارات و جرائد کا قاضی صاحب کو خراج عقیدت اور شعراء کی منظومات کو بڑی محنت اور سلیقہ شعاری سے اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ ان کی اس دیانت کی داد دیئے بغیر آگے گزر جانا سخت زیادتی ہو گی کہ مولانا محمد اسمٰعیل نے زیر تبصرہ کتاب میں مجلس احرار اسلام کا ذکر گول نہیں کیا جو آج کل کے بعض حضرات کی عادت بن چکی ہے۔ کہ